REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

جلد ۴۹/۱۴ — ۲۳ تبوک ۱۳۳۹ھ ش — ۲۳ ستمبر ۱۹۶۰ء — نمبر ۲۱۹

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۲ ستمبر بوقت سوا نو بجے صبح

کل حضور کو اعصابی بے چینی کی تکلیف رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحتِ کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

## صدر ایوب اور پنڈت نہرو کے درمیان ایک گھنٹہ تک مسئلۂ کشمیر کے متعلق تبادلۂ خیالات

### بعض مسائل کے حل ہو جانے اور بعض کے لئے راستہ صاف ہو جانے کی امید

مری ۲۲ ستمبر۔ کل صدر محمد ایوب خان اور پنڈت نہرو نے ایک گھنٹے تک مسئلہ کشمیر کے متعلق تبادلۂ خیالات کیا۔ انہوں نے اس موقعہ پر انتہائی دوستانہ جذبات کا مظاہرہ کیا۔ اور ہمدردی کے ساتھ ایک دوسرے کے نقطۂ نگاہ کو سمجھنے کی کوشش کی۔ کچھ وقت تک دونوں لیڈروں نے تنہائی میں بات چیت کی۔ اس کے بعد ان کے مشیر بھی شریک ہو گئے۔

یہ انکشاف کل مسٹر منظور قادر وزیر خارجہ نے مری میں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ دونوں سربراہوں کی گفت و شنید کی وجہ سے بعض تصفیہ طلب مسائل حل ہو جائیں گے۔ اور باقی ماندہ مسائل کو حل کرنے کا راستہ کھل جائیگا۔

آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا یہ گفت و شنید بہت ہی دوستانہ ماحول میں ایک دوسرے کے نقطۂ نظر کو اچھی طرح سمجھنے کے جذبہ کے ساتھ ہوئی ہے۔ آپ نے ایک اور صحافی کو بتایا کہ آج کی زیادہ تر گفتگو کشمیر سے تعلق رکھتی تھی۔ جس میں ایک دوسرے کی مشکلات کو سمجھنے کی کوشش کی گئی۔ اگرچہ نامہ نگاروں نے کشمیر کے بارے میں بہت سے سوالات کئے۔ لیکن مسٹر منظور قادر نے اس موضوع پر زیادہ روشنی ڈالنے سے انکار کر دیا۔ آپ نے کہا فریقین کی خواہش یہ ہے کہ تصفیہ طلب سارے مسائل کو حل کر لیا جائے۔ آپ نے ایک اور نامہ نگار کے اس خیال سے اتفاق کیا کہ اس بات چیت سے ایسی فضا پیدا ہو جائے گی۔ جس میں بعض دوسرے مسائل (جن پر ہو سکتا ہے کہ کسی اور سطح پر تبادلۂ خیالات ہو) مستقبل قریب میں حل ہو سکتے ہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ بعض اور مسائل ان سے کچھ عرصہ بعد اس سے نچلی سطح یعنی وزارتی سطح پر حل ہو جائیں۔

### دونوں راہنماؤں کی بات چیت کے نتیجہ کا اعلان جمعہ کے روز کیا جائیگا

#### پنڈت نہرو آج دوپہر کے بعد راولپنڈی سے لاہور پہنچ رہے ہیں۔

لاہور ۲۲ ستمبر۔ صدر محمد ایوب خان اور پنڈت نہرو اپنی بات چیت کے آخری دور کی تکمیل کے لئے جمعرات کو تیسرے پہر لاہور پہنچ جائیں گے۔ ان کی گفت و شنید کے نتیجہ کا اعلان جمعہ کو کسی وقت کیا جائے گا جب بھارتی وزیر اعظم کا پنج روزہ دورہ پاکستان پایۂ تکمیل کو پہنچے گا۔ توقع ہے کہ دونوں سربراہوں کا مشترکہ اعلان دستور کے مطابق راولپنڈی اور نئی دہلی سے بیک وقت شائع کیا جائے گا۔

موجودہ پروگرام کے مطابق دونوں لیڈر ۲ بجکر ۱۵ منٹ پر راولپنڈی سے والٹن کے ہوائی اڈے پر پہنچ جائیں گے۔ ملک امیر محمد خان گورنر مغربی پاکستان۔ اعلیٰ سول اور فوجی افسر اور بنیادی جمہوریتوں کے ارکان ہوائی اڈے پر ان کا استقبال کریں گے۔ گارڈ آف آنر کا معائنہ کرنے کے بعد دونوں لیڈر ایک جلوس کی شکل میں گورنمنٹ ہاؤس روانہ ہو جائیں گے۔ شام کے ۵ بجے صدر پاکستان اور پنڈت نہرو شالامار باغ میں لاہور کے شہریوں کی طرف سے دی جانے والی پارٹی میں شرکت کریں گے۔ اس موقعہ پر بھارتی وزیر اعظم کو اہل شہر کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا جائے گا۔ پنڈت نہرو اس کے جواب میں تقریر کریں گے۔ جو ان کے دورے کی دوسری تقریر ہوگی۔ اس رات گورنر کی طرف سے گورنمنٹ ہاؤس میں ان کے اعزاز میں ڈنر دیا جائے گا۔ جمعہ کا دن گفت و شنید اور تاریخی مقامات کی سیر کے لئے مختص رہے گا۔

## اعلائے کلمۂ اسلام کیلئے محترم ڈاکٹر شاہ نواز صاحب کی روانگی

### احباب نے ریلوے سٹیشن پر پُرخلوص طور پر الوداع کہا

ربوہ ۲۲ ستمبر محترم ڈاکٹر شاہنواز صاحب بغرض اعلائے کلمۂ اسلام پاکستان سے باہر تشریف لے جانے کی غرض سے کل صبح مورخہ ۲۱ ستمبر کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ کراچی روانہ ہو گئے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر جمع ہو کر آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے اور نہایت پُرخلوص طور پر الوداع کہا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپکو بخیریت منزلِ مقصود پر پہنچائے اور حصول مقاصد میں کامیابی عطا کرے۔

## دوسرا پاکستانی دستہ اتوار کو کانگو جائیگا

کراچی ۲۲ ستمبر۔ اقوام متحدہ کی فوج میں شامل ہونے کی غرض سے پاکستان کا دوسرا دستہ اگلے اتوار اور منگل کو آٹھ گروپوں میں کانگو جائے گا۔ اس دستے کی کمان لیفٹنٹ کرنل حاجی بھائی کریں گے۔ اور وہ موٹر ٹرانسپورٹ کمپنی پر مشتمل ہے۔ اس دستے کے دو سو جوان اور افسر کراچی پہنچ چکے ہیں۔ اور دو سو کا نوے جوان اور ۲ سات افسر آج پہنچ جائیں گے۔ اس دستے کو طیاروں کے ذریعہ کانگو بھیجا جائے گا۔



ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۶۰ء

# امریکہ کا قومی نصب العین

امریکہ کے انگریزی پندرہ روزہ رسالہ "لائف" میں امریکہ کے مختلف مفکروں میں "امریکہ کا قومی نصب العین" کے مضمون پر قلمی بحث ہو رہی ہے۔ بحث کا آغاز خود "لائف" کے چیف ایڈیٹر کے مضمون سے کیا گیا ہے۔ جس میں ایڈیٹر موصوف نے مضمون کے حدود کا تعین امریکہ کی تاریخ سے ان دستاویزات کی بناء پر کیا ہے جو مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ امریکہ کے بڑے بڑے لیڈروں کی ذہانت اور صیانت کا نتیجہ ہیں۔

بات یہ ہے کہ باوجودیکہ آج امریکہ دنیا کا سب سے ترقی یافتہ ملک ہے۔ علمی اور نظریاتی سائنس میں اس کا کوئی ثانی نہیں ہر طرف دولت کی ندیاں بہتی ہیں۔ تجارت اور صنعت میں اس کو اوّلین حیثیت حاصل ہے۔ زمینی پیداوار کا یہ عالم ہے کہ جتنا اناج وہاں پیدا ہوتا ہے تمام دنیا کے لئے مکتفی ہو سکتا ہے۔ عیش و عشرت کے ساز و سامان اس بہتات سے ہیں کہ امریکہ کا مزدور بھی ہمارے امراء سے زیادہ آرام کی زندگی گذارتا ہے۔ امریکہ کی مادی قوت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ نہایت موثر طریقہ سے آج روس کا اکیلا مقابلہ کر رہا ہے۔ اگر روس کو آج کسی قوم سے خطرہ محسوس ہوتا ہے۔ تو وہ امریکہ ہی ہے۔

اس کے باوجود امریکہ کے خواص و عوام اپنی زندگی میں ایک عظیم خلا محسوس کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ایک ویرانہ میں پریشان حال پھر رہے ہیں وہ اس قافلہ کی مانند ہیں جس کو سفر کے تمام سامان میسر ہوں اور جس میں چلنے کی قوتیں فراواں ہوں۔ مگر جس کی کوئی منزلِ مقصود نہ ہو جس کو یہ علم نہ ہو کہ وہ کیوں سفر کر رہا ہے۔ اور کس طرف جا رہا ہے۔ اس کے سامنے کوئی ایسا مینارِ روشنی نہیں ہے جو اندھیروں میں اس کی رہنمائی کر سکتا ہو یہ خیال امریکیوں کو بددل بنا رہا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ وہ محض کھلنڈرے بچے ہیں۔ جو ایک بے فائدہ کھیل میں مستغرق ہیں جونہی وہ کھیل ختم ہو جائے گا۔ وہ نہیں جانتے کہ انہیں اب کس طرف جانا چاہیئے یا کیا کرنا چاہیئے الغرض امریکی اپنی بے مقصد زندگی سے بری طرح اکتائے ہوئے ہیں۔ اور وہ اپنے لئے کوئی منزلِ مقصود متعین کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بحرانی حالت بجز ذاتہ اس بات کی دلیل ہے کہ ابھی اس قوم کی رگوں میں زندہ خون لہریں مار رہا ہے ان کا یہ احساس کہ وہ سائنسی اور صنعتی ترقیوں میں مسحور ہو کر اپنی روح کو زنگ خوردہ نہیں بنانا چاہتے خود اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ ان میں زندگی کی رمق باقی ہے۔ ابھی اس راکھ میں ایک ایسی چنگاری موجود ہے۔ جس کو پھونکیں مار کر نئے شعلے بھڑکائے جا سکتے ہیں۔ بے شک ان پر مرض نے حملہ کر دیا ہے۔ مگر وہ ابھی مرض سے بالکل نڈھال نہیں ہوئے۔ ان کے ہوش و حواس ابھی قائم ہیں۔ وہ ابھی اتنی زندگی رکھتے ہیں کہ اپنے مرض کو پہچان سکیں اس کی صحیح تشخیص کر سکیں اور پھر اس کا علاج سوچ سکیں۔

اس بحث میں جن اکابر مفکرین نے اب تک حصہ لیا ہے ان میں خود لائف کے چیف ایڈیٹر۔ اور چند دیگر اصحاب ہیں۔ جن میں ایڈلائی سٹیونسن اور مشہور امریکن پادری بلی گراہم بھی ہیں۔ یہ وہی بلی گراہم ہیں جنہوں نے گذشتہ دنوں افریقہ کا دورہ کیا تھا اور جن کو افریقہ کی مختلف جماعت ہائے احمدیہ نے چیلنج کیا تھا۔ جس سے آپ گریز کر گئے تھے

ان ساتوں بحث کرنے والے عظیم امریکی مفکروں نے نہایت وسعت نظر سے مضمون پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ امریکی دل و دماغ میں بطور ایک قوم کے کیا کیا اغراض و مقاصد موجود ہیں۔ ہم نے ان مضامین سے جو کچھ سمجھا ہے وہ یہ ہے کہ امریکہ نہ صرف اپنی مادی قوت کے بل پر بلکہ نظریاتی اور دماغی زندگی کی قوتوں سے تمام دنیا کی رہنمائی کرنا چاہتا ہے ایک حد تک امریکہ کا یہ دعوےٰ بجا ہے کہ اس زمانہ میں امریکہ نے نہ صرف قومی سطح پر بلکہ بین الاقوامی سطح پر آزادی کے مقتضیات کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ عملی طور پر مختلف اقوامِ عالم پر اپنی آزادہ روی اور آزادہ خیالی کا اثر ڈالا ہے۔ اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ امریکہ نے عالمی بہبودی میں واقعی قابلِ قدر حصہ لیا ہے۔ تاہم یہ جو کچھ بھی اس نے کیا ہے بڑی حد تک خود حفاظتی اور خود غرضانہ قومی نقطۂ نظر سے کیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ دنیا کو ایسے سانچے میں ڈھالنا چاہتا ہے۔ جس کی تمام رہنمائی امریکہ کے ہاتھ میں ہو۔ اس کا نقطۂ نظر صرف مادی ہے۔ مصلحت اندیشانہ ہے۔ وہ نہ تو انفرادی طور پر اور نہ قومی طور پر ابھی انسانی سطح کو پا سکا ہے۔ وہ اگر پسماندہ اقوام کی مدد کرتا ہے۔ اور اگر وہ دل سے ان کی آزادی چاہتا ہے۔ تو یہ اسلئے نہیں کہ بحیثیت انسان کے وہ دوسرے انسانوں کی بہبودی کا تمنائی ہے۔ بلکہ وہ ایسا اس لئے کرتا ہے کہ وہ دوسرے ممالک کو اپنے ساتھ جوڑے رکھے اور دنیا میں اسکے نظریات کے مطابق حکومتیں اور معاشرے قائم ہوں

جہاں تک ان اغراض و مقاصد کا تعلق ہے امریکہ ویرانہ میں پریشان نہیں ہے اس کے سامنے کچھ اغراض و مقاصد ضرور ہیں اگرچہ وہ نہایت محدود اور خود غرضانہ ہیں یہی وجہ ہے کہ باوجود دنیوی سہولتوں کی افراط کے اس کو قلبی اطمینان حاصل نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ وہ اپنے ان اغراض و مقاصد میں بالکل کامیاب بھی ہو جائے تو پھر بھی اس کو قلبی اطمینان حاصل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ تاحال اس کا طریقِ کار سراسر مادی ہے۔ اور اس کے آگے وہ کچھ دیکھ سکتا ہے۔ لیکن اس میں قدم رکھتے ہوئے لرزتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ کھوکھلا بن گیا ہے۔ اور اس کے عوام بجائے آگے بڑھنے کے محض مادی زندگی میں گھر گئے ہیں جس سے ان میں بے اطمینانی پیدا ہو گئی ہے اور وہ اس اداسی اور بے اطمینانی کو دور کرنے کے لئے طرح طرح کے عیاشی کے سامان ایجاد کرتا ہے۔ اس کی آئندہ نسل جرائم پیشہ بنتی جا رہی ہے سوسائٹی میں بدکاری پھیل رہی ہیں۔ عیاشی کے رجحانات بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ شراب خوری اور حرام کاری ترقی پر ہے بیشک امریکہ ابھی ایک زندہ قوم ہے وہ مری نہیں تاہم اس وقت وہ ایک دوراہے پر کھڑی ہے۔ وہ خالص مادہ پرستی کا انجام دیکھ رہی ہے اور جانتی ہے کہ مادی ترقی انسانیت کی پوری پوری تسکین نہیں کر سکتی۔ خواہ وہ پر لگا کر خلاؤں میں بھی گھومنے لگیں اور چاند اور دوسرے ستاروں میں آشیانے بنالیں پھر بھی وہ خلا جو اس وقت امریکی خواص و عام محسوس کر رہے ہیں پُر نہیں ہو سکتا۔ یہ خلا روح کا خلا ہے اور وہ اپنی نظر تمام تر مادی حیات پر لگائے ہوئے منزلوں پر منزلیں طے کرتے چلے جاتے ہیں مگر ان کی روح وہ کیفیت نہیں پا سکتی جو اطمینان کی پھوار روح پر برساتا ہے۔ وہ پھوار جو حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام روح پر برسانا چاہتے تھے۔

بے شک امریکہ کے عوام مذاہب سے نابلد نہیں ہیں ابھی امریکی معاشرہ کی فضا میں مذہب کی دھجیاں اڑتی ہوئی نظر آتی ہیں لیکن قطعاً موجودہ عیسائیت سے وہ اطمینان حاصل نہیں کر سکتے۔ گو مادیت سے ابھی انکے تعلقات بالکل منقطع نہیں ہوئے

(باقی صفحہ ۵ پر)

## تیرے شہر میں

باندھا ہے پھر عشق نے احرام تیرے شہر میں
سایہ افگن ہے حرم کا بام تیرے شہر میں

زندہ ہو کر پا گئے مُردے حیاتِ جاوداں
چھلکا ہے آبِ بقا کا جام تیرے شہر میں

ہے سکوں میں بھی جنوں اک اور جنوں میں بھی سکوں
بیقراری میں بھی ہے آرام تیرے شہر میں

تھرتھراتی ہے ہوا میں سانس ابراہیم کی
ٹوٹتے ہیں خودبخود اصنام تیرے شہر میں

دانے سے تنفر ہے بے پرواہ مرغانِ چمن
جھوم کر آتے ہیں زیرِ دام تیرے شہر میں

# ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

## فرمودہ ۲۸ مئی ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

### نوجوانوں کو مستعدی سے کام کرنا چاہیئے

فرمایا:۔

میں نے گزشتہ ایام میں یہاں کی مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کو ایک جھگڑے کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے لکھا تھا۔ آج پانچ دن گزر چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک مجھے ان کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ ہمارے نوجوانوں میں دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ مستعدی کے ساتھ کام کرنے کی عادت ہونی چاہیئے۔ کیونکہ ہمارے پاس آدمی تھوڑے ہیں۔ اور کام بہت زیادہ ہے۔ ہمارا کام صحیح طور پر تبھی چل سکتا ہے۔ جبکہ ہمارا ایک آدمی کئی کئی آدمیوں کا کام سنبھال لے۔ اگر اس طرح سستی سے کام کئے جائیں۔ تو کئی قسم کے

### نقصانات کا احتمال

ہوتا ہے۔ فرض کرو کسی کے ہاں نقب لگے اور سراغ رساں کہے کہ میں دو تین دن کے بعد آؤں گا۔ تو چوری کا کیسے پتہ لگ سکتا ہے۔ وہ پیروں کے نشانات وغیرہ تبھی دیکھ سکتا ہے۔ جبکہ وہ فوراً موقعہ پر پہنچ جائے لیکن اگر وہ کئی دن کے بعد موقعہ پر پہنچے تو کوئی سراغ نہیں لگا سکے گا۔ پس ہمارے نوجوانوں کو جلدی جلدی کام کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اور سستی اور غفلت کو ترک کرنا چاہیئے ؛

### مظلوم بننے سے اخلاقی تربیت ہوتی ہے

ایک دوست نے عرض کیا کہ حلف الفضول کے ماتحت کام کرنا شروع کر دیا گیا ہے۔ آج ہی ایک واقعہ بعض احباب کی کوشش سے بہت عمدگی کے ساتھ سلجھ گیا

حضور نے فرمایا:۔

اگر کوئی ایسا واقعہ ہو تو اس کے متعلق مجھے بھی اطلاع دینی چاہیئے۔ تاکہ نگرانی کی جا سکے۔ اور اگر کوئی غلطی ہو۔ تو اس کی اصلاح کر دی جائے۔ اور جو بات مفید ہو۔ اس پر دوسرے مواقع پر بھی عمل کیا جائے۔

فرمایا۔ اخلاق کی تربیت جس طرح مظلوم بننے سے ہوتی ہے۔ اس طرح کسی اور طریق سے نہیں ہو سکتی۔ اور مظلوم جب قوت برداشت پیدا کر لیتا ہے۔ تو کوئی چیز اس کے سامنے ٹھہر نہیں سکتی۔

### بدر کی جنگ کے موقعہ پر

کفار نے اپنا ایک تجربہ کار آدمی مسلمانوں کے لشکر کی طرف بھجوایا۔ اور اس کے سپرد یہ کام کیا۔ کہ وہ اندازہ لگا کر بتائے کہ مسلمانوں کی کتنی تعداد ہے۔ جو آدمی اندازہ لگانے کے لئے آیا تھا۔ اس نے کہا آدمی تو وہ تین سو کے قریب معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن اے میری قوم میں تمہیں مشورہ دیتا ہوں کہ تم ان سے لڑائی نہ کرو۔ کیونکہ میں نے اونٹوں پر آدمی سوار نہیں دیکھے۔ بلکہ موتیں سوار دیکھی ہیں وہ مر جائیں گے لیکن پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ اس جنگ کے لئے روانہ ہونے سے پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پندرہ سال سے کم عمر کے لڑکے لڑائی میں نہیں جائیں گے ایک لڑکا جس کو جنگ میں شامل ہونے کا بہت شوق تھا۔ وہ رو پڑا۔ اور اس نے کہا آپ فلاں لڑکے کو جنگ میں ساتھ لے جا رہے ہیں۔ حالانکہ میں اسے گرا لیتا ہوں۔ آپ کشتی لڑا کر دیکھ لیں۔ چنانچہ اس کی دوسرے لڑکے سے کشتی کرائی گئی۔ تو اس نے دوسرے لڑکے کو اٹھا کر دے مارا۔ آپؐ نے فرمایا اچھا اسے بھی ساتھ لے چلو۔

### حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ

کہتے ہیں کہ جب فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو میں بہت خوش تھا کہ اب ہم کفار کو بتا دیں گے کہ ہم بزدل نہیں ہیں۔ لیکن لڑائی میں وہی شخص اچھی طرح لڑ سکتا ہے۔ جس کے دائیں بائیں اچھے لڑنے والے ہوں۔ کیونکہ جب وہ آگے بڑھ کر حملہ کرتا ہے۔ تو دائیں بائیں والے اس کی دونوں طرف سے حفاظت کرتے ہیں۔ تاکہ اچانک کوئی شخص پیچھے سے حملہ نہ کر دے۔ وہ کہتے ہیں میں نے اس امر کا جائزہ لینے کے لئے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو مجھے پندرہ پندرہ سال کے دو ناتجربہ کار لڑکے نظر آئے۔ میری طبیعت اس سے پریشان ہو گئی۔ اور میں نے سوچا کہ نہ معلوم آج کیا بنے گا۔ لیکن ابھی میں انہی خیالات میں تھا۔ کہ دائیں طرف سے میرے پہلو میں کہنی لگی۔ اور دائیں طرف والے لڑکے نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھ سے پوچھا چچا وہ

### ابوجہل کون سا ہے

جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھ دیا کرتا تھا۔ میرا دل اسے مارنے کو چاہتا ہے۔ میں نے اسے اشارہ کیا۔ کہ وہ جو فوج کے درمیان پہرہ داروں کی حفاظت میں زرہ بکتر میں ملبوس ہے۔ وہ ابوجہل ہے۔ لیکن میں ابھی اپنی بات کو ختم کرنے بھی نہ پایا تھا کہ مجھے بائیں طرف سے کہنی لگی۔ اور بائیں طرف والے نوجوان نے میرے کان میں کہا چچا وہ ابوجہل کون ہے۔ جو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دکھ دیا کرتا تھا۔ میرا دل اسے مارنے کو چاہتا ہے۔ میں نے اسے بھی اشارۃً اسی طرح بتا دیا۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف کہتے ہیں۔ کہ مجھے ان کے سوال پر حیرت ہوئی کہ ان کے حوصلے کتنے بلند ہیں۔ ابوجہل فوج کا کمانڈر تھا۔ وہ فوج کے درمیان میں کھڑا تھا۔ اور اس کے آگے اس کا بیٹا عکرمہ ننگی تلوار لئے پہرہ دے رہا تھا۔ لیکن میں ابھی اشارہ کر کے ہاتھ نیچے نہ کرنے پایا تھا کہ جس طرح

### باز چڑیا پر جھپٹا مارتا ہے

اسی طرح وہ دونوں لڑکے لشکر سے نکلے اور دشمن کی صفوں کو چیرتے ہوئے سیدھے ابوجہل پر حملہ آور ہوئے۔ رستہ میں ایک لڑکے کا ہاتھ بھی کٹ گیا۔ مگر وہ ایک ہاتھ کے ساتھ ہی بڑھتا چلا گیا۔ اور ان دونوں نے جاتے ہی ابوجہل کو گرا لیا۔ اور اسے گہرے طور پر زخمی کر دیا۔ چنانچہ ابوجہل کے متعلق آتا ہے۔ کہ وہ مر رہا تھا۔ اور بار بار کہتا تھا۔ کہ مرنے کا تو کوئی افسوس نہیں۔ افسوس اس بات کا ہے۔ کہ مجھے دو انصاری لڑکوں نے مارا ہے۔

اب دیکھو بدر میں شریک ہونے والے وہی لوگ تھے جو کہ ایک عرصہ تک

### کفار کے مظالم

برداشت کرتے رہے اور صبر کے ساتھ اپنے اندر سٹیم جمع کرتے رہے۔ پس جو لوگ موقعہ آنے سے قبل اپنا جوش نکال دیتے ہیں۔ وہ وقت پر کام نہیں کر سکتے۔ وقت پر وہی لوگ کام کرتے ہیں جو اپنے اندر سٹیم جمع رکھتے ہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ملتا ہے تو وہ غیر معمولی کام کرنے لگتے ہیں :

---

## جلد سے جلد وصیّت کے نظام میں شامل ہو جاؤ

### از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

"پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو۔ تاکہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو۔ اور وہ مبارک دن آ جائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔ اس کے ساتھ ہی میں ان دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لیکر دینی اور دنیوی برکات سے مالا مال ہو سکیں۔ اور دنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اٹھائے کہ اسے یہ تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی جسے کوردہ کہا جاتا تھا۔ جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا۔ اس میں وہ نور نکلا جس نے دنیا کی ساری تاریکیوں کو دور کر دیا۔ اور جس نے ہر امیر اور غریب اور ہر چھوٹے بڑے کو محبت اور پیار اور الفت باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرمائی۔" (نظام نو صفحہ ۱۱۲)

(مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

# سکنڈے نیویا میں تبلیغ اسلام

## پہلی سالانہ کانفرنس کی مختصر روئداد، تبلیغی جلسہ، ڈنمارک کی مذاہب کانفرنس میں شرکت

(از مکرم مولوی کمال یوسف صاحب ۔ بتوسط وکالت تبشیر ۔ ربوہ)

جماعت احمدیہ سکنڈے نیویا کی پہلی سالانہ کانفرنس ۵-۶-۷ اگست سٹاک ہالم میں منعقد ہوئی. کانفرنس کے انتظامات مکمل کرنے میں برادرم سیف الاسلام صاحب محمود نے سب سے زیادہ ہاتھ بٹایا اور بڑے اخلاص کے ساتھ کانفرنس کو کامیاب بنایا ۔ ۵ اگست کو کانفرنس کا آغاز نماز جمعہ کے ساتھ کیا گیا. جس میں سویڈن ناروے ۔ ڈنمارک کے احمدی نمائندوں کے علاوہ عرب جمہوریہ اور سٹاک ہالم کے بعض غیر احمدی اصحاب بھی شامل ہوئے.. بہت سے عیسائی زائرین نے بھی کارروائی سنی ۔ اس موقعہ کی فلم بھی اتاری گئی

۵ اگست کی شام کو وسیع پیمانہ پر ایک عام اجلاس کیا گیا ۔ اس میں برادرم محمد عبد السلام صاحب میڈسن نے "احمدیت" برادرم سیف الاسلام صاحب محمود اکسن نے "حضرت مسیح کا مقام قرآن مجید کی رو سے" اور خاکسار نے "تعلیم الاسلام" کے مواضع پر ۔ ڈینش ۔ سویڈش اور نارویجن میں تقاریر کیں ۔ کثرت سے عیسائی شامل ہوئے پاکستان اور عرب جمہوریہ کے سفارت خانہ سے بھی احباب اجلاس میں شریک ہوئے سعودی عرب کے متعلق ایک رنگین فلم بھی جو مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب امام مسجد ہیگ کے تعاون سے حاصل کی گئی تھی دکھائی گئی ۔ اس موقعہ پر لٹریچر بھی وسیع پیمانہ پر تقسیم کیا گیا ۔

۶ اگست کو نمائندگان کے اعزاز میں لنچ دیا گیا ۔ اس میں ڈاکٹر بشیر احمد صاحب اور عرب جمہوریہ کے اول اور دوم سیکرٹری بھی شامل ہوئے ۔ اس کے بعد ایک تفریحی بس ٹور کیا گیا ۔

۷ اگست کو نماز ظہر اور تلاوت قرآن مجید کے بعد کانفرنس شروع کی گئی ۔ سب سے پہلے سکنڈے نیوین نمائندوں نے اپنی تبلیغی مساعی کی رپورٹ پیش کی. جس کا ملخص یہ ہے ۸۰ تقاریر ۸ مباحثات ۔ ۳ ریڈیو اور ۲ ٹیلی ویژن انٹرویو ۱۵۰ مضامین اخبارات میں شائع ہوئے ماہنامہ کا باقاعدہ اجراء ۔ عیدین اور جمعہ کا التزام اوسلو سٹاک ہالم ۔ کوپن ہیگن اور مالمو میں کیا جاتا رہا ۔ ۱۱ پمفلٹ شائع کئے گئے ۔ ۱۹۵۹ء میں مکرم وکیل التبشیر صاحب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے سکنڈے نیویا کا دورہ کیا ۔ مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب نے پانچ مرتبہ ڈنمارک کا دورہ کیا. دو مرتبہ سٹاک ہالم اور ایک مرتبہ اوسلو مسجد کی زمین کی خرید کے لئے تشریف لائے ۔ ہر دفعہ ان کی تقاریر کا انتظام کیا گیا ۔ ڈنمارک کی براہ راست نگرانی انہیں سے تعلق رکھتی ہے ۔ ترجمہ قرآن مجید ڈینش سورہ فاتحہ سے سورۃ المائدہ تک اور آخری دو پارے برادر عبد السلام صاحب میڈسن نے کیا اور اس کے نوٹ بھی تیار کر لئے گئے ۔ کشتی نوح کا ایک حصہ اور سوال و جواب مرتبہ نسیم احمد صاحب سیفی کا نارویجن ترجمہ برادرم نور احمد صاحب بولستاد نے تیار کیا ۔ ایکٹو اسلام کی ادارت برادرم عبد السلام صاحب محمود اکسن کرتے رہے ۔

تمام لائبریریوں میں لٹریچر تقسیم کیا گیا ۔

مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب جو کوپن ہیگن میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں نے جماعت احمدیہ کراچی کے شعبۂ خدمت خلق کی مساعی کا ذکر کیا اور برادرم محمود نسیم الاسلام صاحب ایمسٹرڈم نے احمدیہ مشن ہالینڈ کی مساعی جمیلہ کا مفصل ذکر کیا ۔ اس کے بعد نماز عصر ادا کی ۔ اور قرآن مجید کی تلاوت کے بعد دوسرا اجلاس شروع کیا گیا ۔ اس اجلاس میں مندرجہ پانچ امور پر خصوصیت سے غور کیا گیا (۱) موجودہ ماہوار چندہ کو بڑھانے اور ہر احمدی کو باشرح چندہ دہندہ بنانے کی تجاویز سوچی گئیں (۲) تربیت و تعلیم کے سلسلہ میں ایک پیر کورس جاری کرنے کی تجاویز پر غور کیا گیا (۳) یہ فیصلہ کیا گیا (بشرط منظوری مرکز) کہ آئندہ سالانہ کانفرنس ۳۰ مارچ و اپریل ۱-۲-۳ سنہ ۱۹۶۱ء کو کوپن ہیگن ہو. (۴) ڈینش ترجمہ قرآن مجید کی اشاعت کے وسائل پر غور کیا گیا (۵) ماہنامہ "ایکٹو اسلام" کی مزید آمد کے ذرائع سوچے گئے ۔

مغرب کی نماز کے وقت اجلاس ختم ہوا اختتام پر سب نے خلافت احمدیہ سے وفاداری کا عہد کیا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درخواست دعا کی غرض سے تار دیا گیا کانفرنس کے سلسلہ میں برادرم عبد الواحد صاحب رودسن نے بہت تعاون کیا ۔ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب اور مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل ہیگ نے خاص پیغام کانفرنس کے لئے بھجوایا ۔ اسی طرح کوپن ہیگن سے برادرم اونگ یحییٰ عبد القادر صاحب نے پیغام ارسال کیا ۔ جزاهم الله احسن الجزاء ۔

خاکسار برادرم عبد الواحد اودسن اور برادرم محمد عبد السلام میڈسن، ایک مسلمان ترک جو سٹاک ہالم میں بہت صاحب رسوخ ہیں کے ہاں گئے ۔ وہاں اور بھی ترک موجود تھے ان سے احمدیت کے متعلق دو گھنٹے تبادلہ خیالات کیا. نماز جمعہ کے لئے یہ دوست اپنے قالین استعمال کرنے دیتے ہیں ۔ ایک عیسائی عراقی دوست سے دو گھنٹے وفات مسیح پر تبادلہ خیالات ہوا ۔ ترکی سیکرٹری اور پریذیڈنٹ کے گھر گیا اور ان سے دو گھنٹے جماعت سٹاک ہالم کے تعاون کے سلسلہ میں گفتگو ہوئی ۔ پاکستان اور ترکی سفارت خانوں میں ملاقاتیں کے لئے گیا. برادرم کلیم ہوکنس صاحب نے "ایکٹو اسلام" کے لئے ۲۰۰ کراؤن عطیہ کے طور پر دئیے جزاهم الله احسن الجزاء ۔

سٹاک ہالم سے روانہ ہو کر خاکسار ڈنمارک میں مذاہب کانفرنس میں شمولیت کے لئے گیا ۔ یہ کانفرنس ۱۱ اگست سے لے کر ۱۳ اگست تک رہی جس میں عیسائیت کی نمائندگی (۱) ڈینش سٹیٹ چرچ (۲) ہندو مت کی نمائندگی ایک جوگی پروفیسر (۳) مارٹن سکول کی ایک پادری نے اور اسلام کی نمائندگی برادرم محمد عبد السلام صاحب میڈسن اور خاکسار نے کی ۔ ۱۱ اگست کی شام کو صدر مجلس نے اسلام کے موضوع پر تقریر کی ۔ اسلام اور احمدیت کے متعلق لائف میگزین کی تیار کردہ رنگین فلم دکھائی گئی ۔ اس کے بعد عام بحث کا آغاز ہوا ۱۲ اگست کو نماز جمعہ کانفرنس ہال میں ادا کی گئی ۔ کانفرنس میں شامل ہونے والے تمام طلبہ اور معلمین اس موقعہ پر موجود تھے ۔ خطبہ جمعہ کو سنا اور نماز کو دیکھا. شام کو خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات زندگی پر تقریر کی ۔ تقریر کے بعد بحث جاری ہو گئی ۔ ۱۳ اگست کو راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کی صورت میں تقریباً دس گھنٹے مندرجہ ذیل چار امور پر تبادلہ خیالات تقاریر اور بحث ہوئی (۱) گناہ و تقدیر (۲) رواداری (۳) دعا (۴) زہد ۔

زہد کے سلسلہ میں برادرم میڈسن صاحب کی تقریر پر موضوع مصوم کو بہت پسند کیا گیا دعا کے سلسلہ میں سورہ فاتحہ جب پیش کی گئی تو صدر جو خود Pastor ہیں نے اپنے ساتھ کے پادریوں سے کہا اگر ہم اپنی دعا کی بجائے سورہ فاتحہ کو چرچ میں اختیار کر لیں تو یہ ہماری دعا سے بہت بہتر ہے ۔ ان چاروں موضوعوں پر سب نمائندوں نے تقاریر اور سامعین سے بحث پر حصہ لیا ۔ گناہ و تقدیر اور رواداری کی اسلامی تعلیم کا عوام اور پادریوں پر بہت اچھا اثر ہوا ۔ اجلاس کے اختتام پر صدر نے کہا کہ میں تو اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا نبی سمجھتا ہوں ۔ اس کانفرنس میں دور دور سے لوگ جمع ہوئے تھے ان سب میں لٹریچر تقسیم کیا گیا ۔ آئندہ سال کانفرنس میں شرکت کے لئے خاص طور پر مدعو کیا گیا ۔

کانفرنس کے بعد خاکسار نے برادرم محمد کے گھر چند دن قیام کیا ۔ مالمو میں برادرم عمر صاحب کے گھر تمام احمدیوں کو جمع کیا ۔ نماز ظہر و عصر پڑھی اور ان کے بچے کا نام رکھا اذان دی ۔ دوسرے دن دوبارہ مالمو میں احمدیوں کا اجلاس کیا جس کا انتظام بہن رضیہ اور برادرم مدحت ابراہیم صاحب نے کیا ۔ واپسی پر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کے مکان پر تمام ڈینش احمدیوں کا اجلاس کیا نماز ظہر و عصر وہیں پڑھیں ۔ برادرم رفیق احمد برگن کے گھر گیا ۔ مسز احسان اللہ عائشہ ڈینش کے گھر گیا ۔ انہوں نے مکرم شیخ ناصر احمد صاحب کا رسالہ "حضرت مسیح قرآن میں" کا ڈینش ترجمہ کیا ہے ۔ ہماری عید الاضحیٰ انہی کے گھر ہوئی جس کی انہوں نے فلم بھی تیار کی ہے ۔ برادرم آرن ٹونٹ کے گھر گیا انہوں نے اپنے مکان کا ایک حصہ جماعت کے اجلاسوں کے لئے وقف کیا ہوا ہے ۔ قرآن مجید کے پہلے پارہ کی طباعت کے سلسلہ میں پرنٹنگ پریس کے مینیجر سے مل کر بعض معاملات طے کئے ۔ لنڈ میں رات کا قیام خاکسار اور ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے برادرم مدحت ابراہیم صاحب کے گھر کیا یہ بہت مخلص فیملی ہے

ڈنمارک سے واپسی پر خاکسار مسز الفرڈ جالر جو لنڈ مشن ہاؤس کی تعمیر کا کام کر رہے ہیں سے ملا ۔ نماز جمعہ ادا کی اور دو مختلف اجلاس کئے ۔ احباب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور دیگر افراد خاندان مسیح موعودؑ کی صحت یابی کے لئے دعا کی تحریک کرتا رہا ہوں ۔

---

## ایک احمدی طالبعلم کی نمایاں کامیابی

یہ خبر خوشی سے سنی جائے گی کہ مکرم ملک برکت اللہ صاحب نے جو ملک صلاح الدین صاحب درویش قادیان کے بھائی ہیں ۔ پنجاب یونیورسٹی کے قانون کے پہلے امتحان یعنی F.E.L میں ۴۸۶ نمبر لے کر اول پوزیشن حاصل کی ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ملک صاحب ۔ ان کے خاندان اور سلسلہ کے لئے بابرکت کرے اور آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے ۔

(عبد الرشید قریشی حال لاء کالج لاہور)

---

## درخواست دعا

میرے والد محترم قریشی ہدایت اللہ صاحب (سب انسپکٹر پولیس) عرصہ سے بیمار ہیں اب قدرے افاقہ ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(قریشی حمید اللہ دار الصدر غربی ربوہ)

# رحمت للعالمین

(مکرم عبدالرشید صاحب غنی۔ ایم۔ ایس۔ سی (فائنل) ابن بابو عبدالغنی صاحب انبالوی مرحوم)

نوٹ :- یہ مضمون ایبٹ آباد کے جلسہ سیرت النبی میں پڑھا گیا۔

## وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْن

اس آیت میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ کہ اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تجھے تمام دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ تمہاری رحمت کا دائرہ صرف اہل قریش، یا عرب کے لئے مخصوص نہیں۔ نہ ہی کسی خاص وقت تک کیلئے محدود ہے۔ بلکہ ہر قوم، ہر ملک، ہر قسم کی مخلوق اور ہر وقت کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے

چنانچہ خدا تعالیٰ نے رسولِ اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے علی الاعلان یہ کہلوایا کہ :-

قل یا ایّھا النّاس انّی رسول اللہ الیکم جمیعًا (سورۃ اعراف)

کہ اے رسول! تمام لوگوں کو یہ بتا دو۔ کہ میں تم سب کی طرف خدا تعالےٰ کا رسولؐ بن کر آیا ہوں۔ اسی طرح سورۃ سبا میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے :-

وما ارسلنٰک الّا کآفّۃ للنّاس بشیرًا وّ نذیرًا وّلٰکنّ اکثر النّاس لا یعلمون ٥

اے نبی۔ ہم نے تجھے تمام بنی نوع انسان کے لئے (جن میں سے ایک بھی تیرے حلقۂ رسالت سے باہر نہ رہے ایسا رسول بنا کر بھیجا ہے) جو مومنوں کو خوشخبری دیتا اور کافروں کو ہوشیار کرتا ہے۔ لیکن انسانوں میں سے اکثر اس حقیقت سے واقف نہیں (تفسیر صغیر)

مندرجہ بالا آیات سے عیاں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دنیا کے تمام لوگوں کی طرف رسول بن کر آئے۔ خواہ وہ کسی بھی قوم یا ملک سے تعلق رکھنے والے ہوں۔ خواہ ان کا رنگ کیسا ہی ہو۔ یا ان کا مذہب حضورؐ کی آمد سے پہلے کچھ ہی ہو۔ آپؐ ان سب کے لئے مجسم رحمت اور سلامتی بن کر آئے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں دوسرے مذاہب کے انبیاءؑ اپنی اپنی قوم۔ ملک اور ایک خاص وقت کے لئے آئے۔ انہوں نے اپنا دائرہ رحمت صرف اپنی قوم اور ملک تک محدود رکھا۔ لیکن ہمارے رسول! سردارِ کائنات فخرِ موجودات افضل الانبیاء، رحمت اللعالمین، حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فیضانِ رحمت ہر آن ہر قوم اور ہر ملک پر جاری ہے۔

مثلاً حضورؐ غلاموں کے لئے رحمت بن کر آئے۔ حضورؐ کی آمد سے پہلے عرب میں صدیوں سے جہالت اور گمراہی کا عمیق اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ وہاں پر ایسی بدترین قسم کی غلامی چھائی ہوئی تھی۔ جس کی مثال دنیا کی تاریخ میں کہیں بھی نہیں ملتی حضورؐ نے غلامی کو ہمیشہ ہمیش کیلئے بیخ و بن سے اکھاڑ پھینک ڈالا۔ آپؐ نے فرمایا :-

وما ادرٰک ما العقبۃ ٥ فکّ رقبۃ ٥ (سورۃ البلد)

کہ کسی قوم کا روحانی ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہونے کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ دنیا سے غلامی کو مٹائے۔ اور آپؐ نے اپنے ماننے والوں کو غلاموں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کا تاکیدی حکم دیا اور فرمایا جو کچھ تم خود کھاؤ وہی یا ویسا ہی ان کو کھلاؤ اور جو کچھ تم خود پہنو وہی ان کو پہننے کے لئے دو۔ حضورؐ نے ایسے آسان اور قابلِ عمل قانون مقرر فرمائے۔ جن سے کہ ان کا آزاد ہونا۔ نہایت آسان ہو گیا۔ مثلاً غلام جب بھی آزاد ہونا چاہے وہ اپنے آقا کو کچھ رقم (جو اس کی استطاعت کے مطابق ہو) دے کر یا دینے کا وعدہ کر کے آزاد ہو سکتا تھا۔ اس سلسلے میں رسول اکرمؐ نے اعلیٰ اور بلند نمونہ صحابہؓ کے سامنے پیش کیا۔ جس کو صحابہ کرامؓ نے مکمل طور پر اپنایا۔ جس کے نتیجہ میں آپؐ نے غلامی کو جڑ سے اکھاڑ کر مسلمانوں کو ہر لحاظ سے بامِ عروج پر پہنچایا۔

پھر حضورؐ عورتوں کے لئے رحمت بن کر آئے اس وقت کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ عورت سے جو سلوک کیا جاتا تھا۔ وہ کسی صورت میں بھی غلاموں کے سلوک سے کم نہ تھا۔ لڑکی کا کسی گھر میں پیدا ہونا باعث ذلت خیال کیا جاتا تھا۔ لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا ان کا معمول بن چکا تھا۔ جس کا نقشہ قرآن کریم میں اس طرح پیش کیا گیا ہے۔

واذا بشّر احدھم بالانثٰی ظلّ وجھہ مسودًّا وّھو کظیم

یعنی جب کبھی بھی ان میں سے کسی کو لڑکی کے پیدائش کے بارے میں خبر دی جاتی ہے۔ تو ان کا منہ سیاہ اور وہ نہایت رنجیدہ ہو جاتے ہیں۔

ان حالات کے باوجود اگر کوئی لڑکی خوش قسمتی سے پروان چڑھ جاتی۔ تو اس کا جینا موت سے بدتر ہوتا تھا۔ ورثہ میں حق کے ملنے کا تو سوال ہی کیا؟ وہ تو ترکہ میں بانٹی جاتی تھیں۔ عورت کی تحقیر و توہین جو اس زمانہ میں تھی۔ اس کی مثال کسی اور زمانے کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ ان حالات میں خدا کا رسولؐ!!! ہزار ہزار سلام اور درود ہوں اس پر!!! اس مظلوم و بے کس و بے نوا مخلوق خدا کیلئے ایک رحمت بن کر آتا ہے۔ اور وہ سینہ سپر ہو کر ان کا حامی ہو جاتا ہے۔ اور تمام لوگوں کو ڈنکے کی چوٹ یہ بتاتا ہے کہ ان کے بھی وہی جذبات اور احساسات ہیں۔ جن کے تم مالک ہو اور ان بھی وہی قوتِ فکر اور قوتِ خیال عطا کی گئی ہے۔ جو تمہیں عنایت ہوئی ہے۔ وہ ان کو ان کے تمام حقوق دلواتا ہے۔ ان کا معاشرہ میں ایک باعزت مقام قائم کرتا ہے۔ اور ان تمام بدترین مظالم سے ان کو نجات دلواتا ہے، جن کا تصور کر کے بھی انسان کی روح کانپ اٹھتی ہے

آپ نے لڑکیوں کی احسن طریق پرورش کرنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا۔ کہ لڑکیوں کی اچھی طرح پرورش! انسان کو دوزخ کی آگ سے بچاتی ہے۔ ایک اور جگہ آپؐ نے فرمایا — کہ وہ شخص جو اپنی دو لڑکیوں کی اعلیٰ اور اچھے طریق سے پرورش کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ایسے ہی ہو گا جیسے ایک ہاتھ کی دو انگلیاں۔ آپ نے خود اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ سے نہایت ہمدردی اور کامل پدرانہ محبت و شفقت کا سلوک کیا وہ جب بھی آپؐ کو ملنے کے لئے تشریف لاتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے اور اگر آپ کہیں تشریف لے جاتے تو سب سے آخر میں ان سے ملتے اور جب واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے حضرت فاطمۃ الزہراؓ سے ملتے تاکہ جدائی کا وقت کم سے کم ہو۔

پھر آپؐ نے والدہ کی خدمات اور عزت کرنے کا حکم دیا۔ آپ نے فرمایا کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ بلکہ قرآن مجید نے تو والدین کے حق میں یہ دعا کرتے رہنے کا حکم دیا ہے۔ ربّ ارحمھما کما ربّیٰنی صغیرًا کہ اے میرے رب! ان (والدین) پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ والدین کی خدمت، ان سے حسن سلوک اور ان کے حق میں دعائیں کرتے رہنا انسان کی عاقبت اور دنیا دونوں کو سنوار دیتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی رسول کریم صلعم نے بیوی سے حسنِ سلوک کا سختی سے حکم دیا۔ آپؐ نے صریحاً فرمایا۔ خیرکم خیرکم لاھلہٖ کہ تم میں سے وہ انسان بہتر ہے۔ جو اپنی بیوی کے حق میں اچھا ہے۔

سو رسولِ اکرم صلعم نے عورت کو نہ صرف ان ناروا ظلم و ستم سے جو ان پر جاری تھے چھڑوا دیا۔ بلکہ اس کی زندگی کے تمام مراحل اسی کے لئے آسان کر ڈالے۔ اس کا دنیا میں آنا! ایک باعزت آنا! اور اس کی زندگی ایک باعزت زندگی بنائی۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی صاحبزادی ہیں (خدا تعالےٰ انہیں صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے) اپنی ایک نظم میں فرماتی ہیں۔ ؎

عورت ہونا تھی سخت خطا - تھے تجھ پہ سارے جبر روا
یہ جرم نہ بخشا جاتا تھا - تا مرگ سزائیں پاتی تھی
گویا تو کنکر پتھر تھی - احساس نہ تھا۔ جذبات نہ تھے
توہین وہ اپنی یاد تو کر - ترکہ میں بانٹی جاتی تھی
وہ رحمتِ عالم آتا ہے - تیرا حامی ہو جاتا ہے
تو بھی انسان کہلاتی ہے - سب حق تیرے دلواتا ہے
ان ظلموں سے چھڑواتا ہے
بھیج درود اس محسن پر - تو دن میں سو سو بار
پاک محمدؐ مصطفٰے - نبیوں کا سردار

(در عدن)

یعنی اس احسانِ عظیم کے بدلے میں جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔ عورتوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے پیارے نبی صلعم پر دن میں ان گنت دفعہ درود بھیجتی رہیں۔ یہ صرف رسول اکرم (صلعم) ہی تھے جنہوں نے عورت کو ایک باعزت عہدہ اور خود مختار مقام عطا فرمایا۔ اور اسے وراثت میں حقدار بنایا۔

حضور نہ صرف بنی نوع انسان کے لئے رحمت تھے۔ بلکہ ہر وہ چیز جو اس کائناتِ عالم میں پائی جاتی ہے۔ وہ آپؐ کے فیضِ رحمت سے مستفید ہو رہی ہے۔ ویسے تو سب نبی رحمت کے وجود بن کر دنیا میں آئے مگر وہ رحمت تھے اپنی قوم کے لئے۔ اپنے ملک کے لئے۔ اور اپنے اپنے وقت کے لئے۔ لیکن ہمارے رسولؐ دنیا کے تمام لوگوں کے لئے رحمت بن کر آئے۔ یعنی آپ ان تمام انبیاء کرام کے لئے بھی رحمت تھے جو اپنے اپنے وقت میں خود ایک رحمت کا وجود بن کر آئے۔ کیونکہ رسول اکرم پر ایمان لانے کے ساتھ ہی دوسرے تمام انبیاء پر خواہ وہ کسی بھی قوم کی طرف بھیجے گئے ہوں۔ ایمان لانا ضروری قرار دیا گیا۔ اور آپؐ نے تمام انبیاء کرام کو صادق اور معصوم ٹھہرایا جیسا کہ خدا تعالےٰ سورۃ بقرہ میں فرماتا ہے

قولوا اٰمنّا باللہ وما انزل الینا وما انزل الٰی ابراھیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب والاسباط وما اوتی موسٰی و عیسٰی وما اوتی النبیّون من ربّھم لا نفرّق بین احدٍ منھم ونحن لہ مسلمون ـ

کہ اے مسلمانو! تم اقرار کرو کہ ہم خدا تعالےٰ پر اور جو کچھ ہماری طرف اتارا گیا ہے

(باقی صفحہ پر)

# سہ ماہی جائزہ چندہ مجلس خدام الاحمدیہ

## از یکم مئی تا ۳۱ جولائی ۱۹۶۰ء

| نام ڈویژن | ۱۰۰٪ ادائیگی | بجٹ سے کم ادائیگی | بغیر بجٹ ادائیگی | نادہندہ | میزان |
|---|---|---|---|---|---|
| پشاور | ۳ | ۸ | ۲ | ۹ | ۲۲ |
| ڈیرہ اسماعیل خاں | ۱ | ۳ | x | ۲ | ۶ |
| راولپنڈی | ۵ | ۱۹ | ۳ | ۵۹ | ۸۶ |
| لاہور | ۶ | ۱۶ | ۱۱ | ۱۰۶ | ۱۳۹ |
| ملتان | ۵ | ۱۶ | ۶ | ۹۵ | ۱۲۲ |
| بہاولپور | ۲۳ | ۱۸ | ۳ | ۱۶ | ۶۰ |
| خیرپور | ۱۰ | ۱۱ | ۸ | ۴ | ۳۳ |
| حیدرآباد | ۹ | ۱۶ | ۱ | ۵ | ۳۱ |
| کراچی | ۱۰ | ۱ | ۱ | x | ۳ |
| کوئٹہ | x | ۱ | x | x | ۱ |
| میزان | ۶۴ | ۱۰۸ | ۳۵ | ۲۹۶ | ۵۰۳ |

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

### I پشاور ڈویژن

ا۔ ۱۰۰٪ ادائیگی کرنیوالی مجالس:۔
نوشہرہ۔ میرپور (آزاد کشمیر) کیمبل پور

ب۔ بجٹ سے کم ادائیگی کرنیوالی مجالس:۔
پشاور شہر۔ کوٹلی۔ مردان۔ ٹوپی۔ رسالپور۔ واہ کینٹ۔ بنول۔

ج۔ بغیر بجٹ کے ادائیگی کرنیوالی مجالس
مانسہرہ۔ کوہاٹ

د۔ نادہند مجالس:۔
شیخ محمدی۔ کالونی سرحد ملز۔ ایبٹ آباد۔ بالاکوٹ دانہ۔ پچند۔ کراں۔ چہال۔ پاڑہ چنار۔

### ۲۔ ڈیرہ اسماعیل خاں ڈویژن

ا ۱۰۰٪ ادائیگی کرنیوالی مجالس: چک $\frac{۹۲}{۱۶۰۷}$

ب: بجٹ سے کم ادا کرنیوالی مجالس:۔
ڈیرہ اسماعیل خاں۔ میانوالی۔ بھکر

ج۔ بغیر بجٹ ادائیگی کرنیوالی مجالس: x

د۔ نادہند مجالس:۔
لیاقت آباد۔ داؤد خیل

### ۳۔ راولپنڈی ڈویژن

ا۔ ۱۰۰٪ ادائیگی کرنیوالی مجالس:۔
گوجرخاں۔ منڈی بہاؤالدین۔ سرگودھا چک $\frac{۷۸}{ج ب}$۔ چک $\frac{۱۱۶}{ج ب}$

ب۔ بجٹ سے کم ادائیگی کرنیوالی مجالس:۔
راولپنڈی۔ مری۔ جہلم۔ لالہ موسیٰ۔ بھیرہ چک $\frac{۳۳}{ج ب}$۔ چک $\frac{۳۵}{ج ب}$۔ چک $\frac{۹}{ش}$۔ خوشاب گھوگھیاٹ۔ چک $\frac{۱۴۸}{}$ منگلا۔ جوہرآباد۔ چک $\frac{۱۵۳}{ش}$۔ چک $\frac{۴۹}{ج ب}$۔ سلانوالی۔ بھڈ جویا چک $\frac{۴۶}{ش}$۔ چک $\frac{۳۱}{ج ب}$۔ ہجکہ۔

ج۔ بغیر بجٹ کے ادائیگی کرنیوالی مجالس:۔
دوالمیال۔ مجوکہ۔ چک $\frac{۳۹}{D-B}$

د۔ نادہند مجالس:۔
چنگا بنگیاں۔ بھیگووال۔ چکوال۔ کھیوڑہ۔ محمود آباد۔ کلرکہار۔ ترکی۔ خانپور۔ دنوچھ۔ گجرات کھاریاں۔ دسول۔ سعد اللہ پور۔ شیخ پور گوبکی فتح پور۔ گرالی۔ چک سکندر۔ دیونہ۔ گنگے۔ سعدکے شادیوال خورد۔ چوکنانوالی۔ دھیر کے کلاں۔ کھوکھر غربی۔ تیال۔ دوھرائے۔ ہیلاں۔ دجوعہ۔ پنڈلالہ۔ مرالہ۔ بھبیاں۔ کڑیانوالہ۔ مونگ۔ چک $\frac{۹۹}{ش}$۔ تخت ہزارہ۔ چک $\frac{۵۴}{ج ب}$ چک $\frac{۳۸}{ج ب}$۔ چک $\frac{۱۷}{ج ب}$۔ چک $\frac{۹۸}{ش}$۔ ادوڈہ۔ چک $\frac{۲۷}{ج ب}$ کوٹ مومن۔ بھاں امیدا درک۔ بھاں جویا۔ ادرحمہ۔ دودھو۔ چک $\frac{۱۲۴}{ج ب}$۔ سٹھانوانہ۔ نعیر پور خورد چک $\frac{۷۹}{ش}$۔ چک $\frac{۸۶}{ش}$۔ چک $\frac{۸۷}{ش}$۔ چک $\frac{۷۴}{ش}$ چک $\frac{۱۸}{ج ب}$۔ چک $\frac{۴۲}{ج ب}$۔ قائد آباد۔ چک $\frac{۸}{ڈی بی}$۔ چک $\frac{۲}{T.D.A}$۔ شاہ پور صدر

### ۴۔ لاہور ڈویژن

ا۔ ۱۰۰٪ ادائیگی کرنیوالی مجالس:۔
پتوکی۔ ڈسکہ۔ پسرور۔ گوجرانوالہ۔ گرمولا درکاں چک $\frac{۲۹}{}$ دیہڑ۔

ب: بجٹ سے کم ادائیگی کرنیوالی مجالس:۔
لاہور۔ قصور۔ گنج۔ سیالکوٹ۔ چونڈہ۔ بدوملی ترگڑی۔ حافظ آباد۔ چک $\frac{۱۸}{}$ بھوڑو۔ ننکانہ صاحب سانگلہ ہل۔ چوہڑکانہ۔ چک $\frac{۱۷}{}$ چھور۔ چک $\frac{۱۶۹}{}$ گرمولا۔ چک $\frac{۷۹}{}$ بھائیوالی۔ شیخوپورہ

ج۔ بغیر بجٹ کے ادائیگی کرنیوالی مجالس:۔
سیالکوٹ چھاؤنی۔ ناروال۔ ملیانوالہ۔ تیدی بھاگو گھنو کے ججہ۔ موہلن کے۔ بھاکا بھٹیاں۔ اکال گڑھ کلیاں۔ چک ۵ دتیاں۔ کوٹلی چھور

د۔ نادہند مجالس:۔
لاہور چھاؤنی۔ ہانڈو۔ ہڈیارہ۔ لالے ونڈ۔

چک $\frac{۱۶۴}{}$۔ کس۔ بھیلر۔ بھڈال۔ برہمک کوٹ کرم بخش۔ سلیم پور۔ دانہ زیدکا۔ ننگا جانگریاں گھٹیالیاں۔ کلاسوالہ۔ تلوہ مور۔ سنگھ بھولپور چندرکے منگولے۔ بھوبھٹی۔ ہمرتانوالہ۔ ریوکے کجروڑ۔ جھنڈا جرہیاں۔ ڈنڈپور کھرویاں۔ ڈگری گھنماں۔ مالوکے بھگت۔ کوٹ آغا۔ بھاگووال گلوٹیاں کلاں ظفروال۔ موسے والا۔ ٹھروہ۔ لدہ کرم سنگھ۔ عزیز پور ڈگری۔ صابو بھڈیار دھرگ۔ بھپ۔ احمد آباد۔ بھوپالوالا۔ ڈیریانوالہ۔ ساہووال۔ سمبڑیال۔ نکیوہ بایزہ۔ کنھو والی۔ جوڑ منڈہ۔ مہندی پور۔ زینکسیاں میانوالی سندھواں۔ تلونڈی بھنڈراں۔ ملوکے عہدی پور۔ بھوڈی ملیاں۔ معالوالی میانوالی کوٹ گھمن۔ میانہ پنڈ۔ عیزیوالی۔ مالوکے تتلے۔ وڈیک۔ قیام پور اورا۔ کوٹ کوڈا۔ جاگے ڈھڈے

بھاگوبھی۔ کوٹلی ہرنرائن۔ بگرانوہ۔ لویاں۔ منڈیکی بیریاں۔ کھرپا۔ ڈیمبی۔ رائے پور بئے۔ گکھڑ۔ ککڑ کولو۔ مدرسہ چٹھہ ہرکوٹ اول۔ مانگٹ اونچے۔ سہاوا۔ سنڈیارہ ونچ پنڈی بھٹیاں۔ فیروز والہ۔ تلونڈی کھجور والی پریم کوٹ۔ خوجیانوالہ۔ چک چٹھہ۔ ہرکوٹ ثانی قیام پور۔ بھڑی شاہ رحمان۔ بھلوکے۔ نوجھنگی۔ دوموال۔ پیچ ماہتہ۔ لوہکی والا بھیٹی شرقپور۔ سید والا۔ چک $\frac{۳}{}$ دھاروال کرنو۔ چاندپور۔ کوٹ سوندھا۔ بلمی آنا۔ نانو ڈوگر۔ چک $\frac{۳}{۵۲}$۔ آنبہ۔ بجر۔ سرانوالی بھیلر۔ (باقی)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

## تقریب نکاح و رخصتانہ

میرے برادر اصغر محمود احمد چیمہ بی۔ ایس۔ سی (آنرز) انجنیئرنگ) ایگزیکٹیو انجنیئر محکمہ بجلی (واپڈا) سرگودھا کا نکاح چوہدری اسد اللہ خانصاحب بار ایٹ لاء امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ۱۸ جولائی کو بمقام لاہور عزیزہ امۃ اللطیف طاہرہ بنت چوہدری حاکم دین صاحب مرحوم متوطن بشارت وڑائچ ضلع گجرات ثم قادیان کے ساتھ بعوض دس ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ ۲۸ اگست کو برات گوجرانوالہ گئی اور اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ۲۹ اگست کو ڈنگہ میں دعوت ولیمہ ہوئی جس میں قصبہ ڈنگہ اور مضافات کے احمدی احباب کے علاوہ رؤسا شہر اور متعدد افسران بھی مدعو تھے۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ درویشان قادیان اور دیگر دوستوں سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو موجب خیر و برکت کرے۔ مزید قربانیوں اور سلسلہ کی خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (رسول احمد چیمہ پنشنر صدر جماعت احمدیہ ڈنگہ ضلع گجرات)

نوٹ:۔ اس تقریب پر مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل موصول ہوئے ہیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء (مینجر الفضل)

## ان العہد کان عنہ مسئولا

ہمارے لئے ضروری ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے تحریک جدید کا جو وعدہ ہم کرتے ہیں اسے مقررہ وقت سے بھی بہت پہلے پورا کریں تا کہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر کے اپنے مستقبل کو درست بنا سکیں ورنہ عدم تعمیل کی صورت میں ہم (خدانہ کرے) کامیابی سے دور ہوتے جائیں گے۔ اس ضمن میں سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں۔

"تم نے خدا تعالیٰ سے جو وعدے کئے ہیں۔ ان وعدوں کی عظمت کو پہچانو اور یاد رکھو کہ تمہارا مستقبل۔ تمہاری اولاد کا مستقبل۔ تمہاری قوم کا مستقبل تمہارے ملک کا مستقبل۔ تمہاری حکومت کا مستقبل۔ بلکہ ساری دنیا کا مستقبل خدا تعالیٰ سے ہی وابستہ ہے اگر اس سے صلح رکھی جائے گی تو تمہارے ہر کام میں برکت پیدا ہوگی لیکن اگر تم اس سے صلح نہیں رکھو گے تو تمہارا ہر کام خراب ہوگا اور تم اپنی کامیابی سے کوسوں دور چلے جاؤ گے"

تحریک جدید سال $\frac{۲۶}{۱۶}$ اسر اکتوبر ۱۹۶۰ء کو ختم ہو رہا ہے۔ جو دوست ابھی تک اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے وہ جلد توجہ فرما کر سعادت دارین حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

## شوریٰ انصار اللہ میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہوگی

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

# رحمتُ اللعالمین

(بقیہ صفحہ ۵)

اور جو کچھ ابراہیم۔ اسمٰعیل۔ اسحٰق۔ یعقوب اور اس کی اولاد پر اتارا گیا تھا۔ اور کچھ موسیٰ اور عیسےٰ کو دیا گیا تھا۔ اور اسی طرح جو کچھ باقی انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا تھا۔ اسی تمام وحی پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہم ان میں سے ایک نبی اور دوسرے نبی کے درمیان کوئی بھی فرق نہیں کرتے۔ اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

اسی طرح سورۃ عنکبوت میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ قولوا اٰمنّا بالذی انزل الینا وانزل الیکم و الٰھنا والٰھکم واحدٌ ونحن لہ مسلمون ۝

یعنی اے رسول اہل کتاب کو یہ جواب دو کہ جو ہم پر نازل ہوا۔ اس پر بھی۔ اور جو تم پر نازل ہوا ہے اس پر بھی ہم ایمان لاتے ہیں۔ ہمارا خدا اور تمہارا خدا ایک ہی ہے۔ اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

مندرجہ بالا آیات سے روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ کہ ہم اس وقت تک مسلمان ہو ہی نہیں سکتے۔ جب تک کہ ہم تمام دوسرے انبیاء کرام اور ان کی کتابوں پر ایمان نہ لائیں۔ اس کا مطلب یہ ہے رسول اکرمؐ نے تمام انبیاء کو ان کی وفات کے بعد بھی دنیا سے منوانے کا سلسلہ شروع رکھا جب ایک شخص مسلمان ہوتا ہے تو وہ تمام نبیوں کو ان کی وفات کے کئی ہزار سال بعد خدا کا پاک نبی مان لیتا ہے۔ یہ کتنا بڑا احسان ہے۔ جو رسول اکرم صلعم نے دوسرے انبیاء پر کیا۔ کہ حضورؐ نے نہ صرف اپنی ذات کو دنیا سے منوایا۔ بلکہ تمام ان انبیاء کو جو ان سے پہلے گزر چکے تھے منوایا۔ اور ہر ایک کو خدا کا پاک، راستباز اور معصوم نبی قرار دیا۔

ان مثالوں سے ظاہر ہے۔ کہ حضورؐ حقیقتاً رحمۃ للعالمین ہیں اور حضورؐ کا چشمۂ رحمت ہر آن جاری ہے۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ہم سب کو اس فیضِ رحمت سے مستفید فرماوے اور اس کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ اللّٰھمّ صلّ علٰی محمّدٍ وعلٰی اٰل محمّدٍ وبارک وسلّم انّک حمیدٌ مجید۔

# خروشیف نے معتدل رویہ اختیار کیا تو آئزن ہاور ان سے ملاقات کیلئے تیار ہو جائینگے

## برطانوی وزیر اعظم بھی تین چار دن کیلئے نیویارک جا کر جنرل اسمبلی سے خطاب کرینگے

نیویارک ۲۱۔ستمبر مغربی حلقوں کے اندازے کے مطابق اگر مسٹر خروشیف نے جنرل اسمبلی میں کی جانے والی تقریر میں معقول رویہ اختیار کیا اور صدر آئزن ہاور سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی تو اس صورت میں صدر امریکہ ان سے گفتگو کرنے پر متفق ہو جائیں گے۔

ایسے حالات میں غالباً صدر آئزن ہاور اس شرط کو نظر انداز کر دیں گے کہ ایسی ملاقات سے پہلے امریکی طیارے آر۔بی ۴۷ کے ہوا بازوں کی رہائی ضروری ہے یہ وہ طیارہ ہے جسے روس نے بحر منجمد شمالی میں گرا لیا تھا لیکن مبصروں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اگر صدر آئزن ہاور اور مسٹر خروشیف کی ملاقات کا انتظام ہو گیا تو اس صورت میں اس طیارے کے ہوا بازوں کی رہائی کا مسئلہ ہر حالت میں زیر بحث لایا جائے گا۔ یہی مبصر یقین کے ساتھ اس امر کا اظہار کر رہے ہیں کہ مسٹر میکملن وزیر اعظم برطانیہ تین چار دن کیلئے نیویارک آ جائیں گے۔ وہ جنرل اسمبلی سے خطاب بھی کریں گے اور صدر آئزن ہاور سے مشورہ بھی کریں گے اندازہ یہ ہے کہ مسٹر میکملن ایک دو دن کے اندر اندر اس سلسلے میں آخری فیصلے کا اعلان کر دیں گے۔ ذمہ دار حلقے کہہ رہے ہیں کہ مسٹر میکملن غالباً یکم اکتوبر سے پہلے امریکہ پہنچ جائیں گے۔

# لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

لیکن ان کے بیسویں صدی کے ترقی یافتہ دماغ محض کسی خیالی مذہب کے متحمل نہیں ہو سکتے ان میں سے ہزاروں نہیں لاکھوں نہیں کروڑوں ابھی تک تثلیث اور اس کے مادی نشان صلیب سے ناطہ رکھنے کے دعویدار ہیں وہ بیشک بائیبل کے اخلاقی کوڈ کو ابھی نہیں بھولے۔ لیکن ان کی روحوں کی تشنگی فرضی باتوں کے پانی سے دور نہیں ہو سکتی۔ وہ تجربہ اور مشاہدہ کے خوگر ہو چکے ہیں۔ اب محض تخیلی اور او ہامی مذہب ان کو تسکین نہیں دے سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ باوجود انتہائی مادی ترقی کے اگر بڑھتے ہیں تو بدی کی طرف بڑھتے ہیں وہ نئی نئی شرابوں اور نئے نئے عیاشی کے سامانوں میں تسکین ڈھونڈتے ہیں اور جتنا وہ تگ و تاز کرتے ہیں اتنے ہی زیادہ مایوسیوں سے دوچار ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے بحران کا علاج نہ تو سائنسی فتوحات کر سکتی ہیں اور نہ مروجہ عیسائی مذاہب کر سکتا ہے ان کا علاج ایک صحیح مذہب ہے جو فطرت اور عقل کے مطابق ہو

# حیدرآباد اور خیرپور ڈویژنوں میں تعمیرات پر کروڑوں روپے کے خرچ کا فیصلہ

## دو سال میں ایسے منصوبوں پر تین کروڑ ۷۰ لاکھ خرچ ہو چکا ہے

حیدرآباد ۲۱ ستمبر کل یہاں ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے حیدرآباد اور خیرپور ڈویژن میں موجودہ مالی سال کے دوران سرکاری عمارات، نواحی بستیوں اور نئی آبادیوں کی تکمیل کے لئے ۵۰ لاکھ بیس ہزار روپیہ صرف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

مارشل لاء کے نفاذ کے بعد سے اب تک صوبائی حکومت ایسے متعدد منصوبوں پر تین کروڑ ۷۰ لاکھ نوے ہزار روپے خرچ کر چکی ہے صرف پچھلے مالی سال یعنی جون ۶۰ء تک ان منصوبوں پر ایک کروڑ ۸۰ لاکھ ۴۵ ہزار روپیہ خرچ کیا گیا ہے۔

یہاں لطیف آباد قصبہ کی آبادکاری کی سکیم کے تحت ایک ایک کمرہ والے چار ہزار کوارٹر اس آبادی سے ملحقہ ۱۸۰ ایکڑ اراضی میں نئی صنعتیں قائم کرنے، میر پور خاص اور نواب شاہ میں نئی ٹاؤن شپ سکیموں پر عمل کرنے ٹھٹھہ لاڑکانہ اور جیکب آباد میں نئے سرکٹ ہاؤس کی تعمیر، کوٹ ڈیجی (خیرپور) میں رہائشی کوارٹروں اور خیرپور میرس میں ممتاز اور فیض آباد کی بستیوں میں بالترتیب ۴۲ بنگلوں اور ۴۰ کوارٹروں کی تعمیر اور جیکب آباد میں پی۔ ڈبلیو ڈی کی عمارات اور سروس سٹیشن کی تعمیر پر کروڑوں روپے خرچ کرنے کا فیصلہ ہو چکا ہے اس رقم کے علاوہ لطیف آباد ٹاؤن شپ سکیم کے لئے ۲۵ لاکھ روپیہ مزید خرچ کیا جائے گا۔ اس طرح ان منصوبوں کی تکمیل کے بعد حیدرآباد نواب شاہ۔ میر پور خاص اور خیرپور کی گنجان آبادی میں رہائشی مکانات کا مسئلہ ختم ہو جائے گا اس کے علاوہ دونوں ڈویژنوں میں زرعی پیداوار میں اضافہ کرنے اور سیم سے متاثرہ اراضی کو دوبارہ قابل کاشت بنانے اور آبی وسائل سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کے لئے بھی موجودہ مالی سال میں ۷ کروڑ ۲۳ لاکھ ۹۰ ہزار روپے خرچ کئے جائیں گے۔ اس رقم میں سے چار کروڑ ۴۹ لاکھ روپیہ گدو بیراج کے لئے مختص کیا گیا ہے۔ غلام محمد بیراج کے زیر تکمیل منصوبے کے لئے دو کروڑ ۵ لاکھ ۳۰ ہزار روپے رکھے گئے ہیں۔ خیرپور ڈویژن میں سیم دھقود کی ایک انسدادی سکیم پر آٹھ لاکھ ۴۸ ہزار روپیہ خرچ کیا جائے گا تاکہ گدو بیراج اور سکھر بیراج کے رقبوں میں سیم کی روک تھام کے لئے سیم نالیاں کھودنے کا کام مکمل کیا جا سکے صرف علاقہ سکھر میں پانی کے نکاس کی نالیوں کی تعمیر پر تیرہ لاکھ تیس ہزار روپیہ خرچ کیا جائے گا۔

# خروشیف کیخلاف زبردست مظاہرہ

نیویارک ۲۱ ستمبر کل رات جب مسٹر خروشیف چیکوسلواکیہ اور پولینڈ کے لیڈروں کو الوداع کہنے کے لئے روسی وفد کے ہیڈ کوارٹر سے باہر نکلے تو بہت سے لوگوں نے ان کے خلاف مظاہرہ کیا اور ان پر آوازے کسے مسٹر خروشیف نے جن کی نظر ناگہانی طور پر ناظرین پر پڑی تھی کہا انہیں مظاہرہ کرنے دیں اس پر مظاہرین نے پہلے سے بھی سخت لہجے میں آوازے کسے مسٹر خروشیف ہنسے اور انہوں نے پریس فوٹو گرافروں کو ہاتھ ہلا کر بلایا جو باہر کھڑے تھے۔

اس موقع پر مسٹر گرومیکو وزیر خارجہ روس بھی آ گئے اور انہوں نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا میں نہیں کہہ سکتا مسٹر خروشیف کب جنرل اسمبلی میں تقریر کریں گے۔ جس وقت تک مسٹر خروشیف وہاں کھڑے رہے امریکی خفیہ پولیس کے نوجوان ان کی حفاظت کے لئے موجود رہے ابھی مسٹر خروشیف پریس فوٹو گرافروں کے سامنے کھڑے ہی تھے کہ روسی وفد کے ہیڈ کوارٹر کی دوسری جانب سے آوازے سنائی دیئے یہ لوگ خروشیف واپس جاؤ" "خروشیف قاتل ہے" کے نعرے لگا رہے تھے اس موقع پر پولیس بھی مسٹر خروشیف کی حفاظت کے لئے پہنچ گئی۔ لیکن پولیس کے پہنچنے کے باوجود مظاہرین کے نعرے لگتے رہے۔ آخر کار مسٹر خروشیف اور مسٹر گرومیکو روسی وفد کے ہیڈ کوارٹر کے اندر چلے گئے۔

# امریکی لیڈروں کی طرف سے خراج تحسین

نیویارک ۲۱ ستمبر امریکہ کی صدارت جمہوریہ کے انتخابات کے لئے ڈیموکریٹک پارٹی اور ری پبلکن پارٹی کے امیدواروں سینیٹر جان کینیڈی اور مسٹر رچرڈ نکسن نیز نائب صدر کے عہدے کے امیدواروں سینیٹر جانسن اور مسٹر ہنری کیبٹ لاج نے نیویارک ٹائمز میں ایک بیان شائع کرا کر پاکستان کے صدر محمد ایوب خان اور بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو کے تدبر کو سراہا ہے اور کہا ہے کہ ان کی دوراندیشی کی وجہ سے ایک ایسے معاہدے پر دستخط ہو گئے ہیں۔ جس سے کروڑوں انسانوں کو فائدہ پہنچے گا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ انہوں نے ایک مشکل مسئلے کو حل کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اگر صبر و استقلال سے بات چیت کی جائے تو مشکل سے مشکل مسئلہ بھی حل ہو سکتا ہے۔

وزارت خارجہ امریکہ کے ایک ترجمان نے نہری پانی سے متعلق پاکستان اور بھارت کے معاہدے کو سراہا اور کہا کہ اس معاہدے کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔

## کشمیر کا مسئلہ پاکستان اور بھارت کے دوستانہ تعلقات میں سب سے بڑی روکاوٹ ہے"

"اس کے حل کے بغیر جنگ نہ کرنے کا اعلان یا مشترکہ دفاع ناممکن ہے"

نئی دہلی ۲۲ ستمبر۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے اس امر پر دوبارہ زور دیا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے دوستانہ تعلقات کے راستہ میں کشمیر کا مسئلہ سب سے بڑی روکاوٹ ہے اور اس کے حل کے بغیر نہ تو جنگ نہ کرنے کا اعلان کیا جا سکتا ہے نہ مشترک دفاع ممکن ہے۔

انڈین ایکسپریس کے اسسٹنٹ ایڈیٹر مسٹر مانکیکر نے جو آجکل پاکستان آئے ہوئے ہیں بتایا ہے کہ ان دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات اور تعاون سے نہ صرف پاکستان اور بھارت بلکہ پورے ایشیا کو فائدہ پہنچے گا۔ کیونکہ جنوبی ایشیا کی بنیاد ہے اور پاکستان دہلی کی کنجی ہے۔

بھارتی عوام کے نام ایک پیغام میں صدر نے کہا ہے "ہم آپ کے دوست بننا چاہتے ہیں۔ ہم ایک بار اپنے تصفیہ طلب تنازعات طے کر لیں تو اس کے بہت سے اچھے نتائج رونما ہوں گے۔ ہم آپس میں تعاون کرنے لگیں گے اور ایک مشترک پروگرام پر عمل کر سکیں گے۔"

مسٹر مانکیکر نے جب یہ سوال کیا کہ کشمیر کے مسئلہ کا منصفانہ قابل عمل اور بہترین حل کیا ہے؟ صدر ایوب نے جواب دیا "اس سوال کا جواب مشکل ہے تاہم رائے شماری کی تجویز اب بھی ہمارے سامنے موجود ہے اور اب یہ بھارت کا کام ہے کہ وہ کوئی متبادل تجویز پیش کرے۔" صدر پاکستان نے اس بات پر زور دیا کہ اس تنازعہ کے تین فریق ہیں بھارت، پاکستان، اور کشمیری عوام۔ صدر نے اس بات پر زور دیا کہ اس مسئلہ کا حل ایسا ہونا چاہیئے جو معقول ہو اور جس کی بنیاد "کچھ دو اور کچھ لو" پر ہو۔

بھارتی صحافی نے لکھا ہے کہ جب میں نے صدر ایوب سے دریافت کیا کہ ان کے پاس کیا کوئی ایسی تجویز ہے جو وہ پنڈت نہرو کو مری میں پیش کر سکتے ہیں تو پاکستان کے صدر اس کا جواب ٹال گئے اور کہنے لگے اس کی پیش کش بھارت کی طرف سے ہونی چاہیئے۔

صدر ایوب سے جب یہ درخواست کی گئی کہ وہ اپنے حال کے اس بیان کی وضاحت کریں۔ کہ تین مغربی دریاؤں کی بالائی گزرگاہوں پر پاکستان کا کنٹرول ہونا چاہیئے تو انہوں نے کہا۔ "مجھے توقع ہے کہ پاکستان میں بڑی تیزی سے ترقیاتی کام ہو گا اور آب پاشی نیز بجلی کے کسی منصوبے میں توسیع کے لئے بالائی گزرگاہوں پر کنٹرول ضروری ہے۔"

جنگ نہ کرنے کے اعلان اور مشترکہ دفاع کا ذکر کرتے ہوئے صدر ایوب نے مسٹر مانکیکر سے کہا کہ دونوں کا مطلب ایک ہے۔ فرق یہ ہے کہ ان میں جن باتوں پر زور دیا جائے گا وہ مختلف ہوں گی۔ تاہم صدر پاکستان کا موقف یہ ہے کہ جب تک دونوں ملکوں کی فوجیں ایک دوسرے کے سامنے صف آرا ہیں ان میں سے ایک بھی تجویز قابل عمل نہیں ہے۔

اپنے انٹرویو کے آخر میں صدر ایوب نے کہا "اس وقت حالات بہت سازگار ہیں۔ بھارت اور پاکستان میں عنان حکومت دو ایسی شخصیتوں کے ہاتھ میں ہے جو اپنی ذمہ داریوں کا حق ادا کر سکتے ہیں اور ضرورت ہو تو ایسے فیصلے کر سکتے ہیں جو عوام میں مقبول نہ ہوں۔ اگر ہم نے اسی وقت اپنے باہمی مسائل اور اختلافات ختم نہ کئے تو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ بعد میں ہم یہ کس طرح کر سکیں گے۔ میری پیشگوئی ہے کہ بھارت اور پاکستان پر خارجی دباؤ ڈالا جائیگا دانش مندی کا تقاضا ہے کہ ہم متحد ہو جائیں اور اپنے اختلافات طے کریں۔"

ملکی پالیسیوں کا ذکر کرتے ہوئے جنرل مارشل محمد ایوب خاں نے پاکستان کے سابق سیاست دانوں کا بڑی حقارت سے ذکر کیا اور کہا عوام نے انہیں ٹھکرا دیا ہے اور اب اس کا کوئی امکان نہیں کہ وہ دوبارہ واپس آ کر اپنی گندی سیاست کا کھیل کھیل سکیں۔ اس سوال پر کہ وہ بھارت کا دورہ کرنے سے متعلق پنڈت نہرو کی دعوت قبول کریں گے یا نہیں صدر ایوب نے کہا "اس کا دارومدار اس امر پر ہے کہ مری میں پنڈت نہرو کی موجودہ بات چیت کس حد تک آگے بڑھتی ہے۔ ہمیں یہی توقع رکھنی چاہیئے کہ ہماری بات چیت کامیاب رہے گی۔"

مسٹر مانکیکر نے صدر ایوب کی سادگی اور صاف گوئی کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے۔ ان کی صورت ہی سے خود اعتمادی جھلکتی ہے۔ ان کے ذہن میں کوئی گتھی نہیں معلوم ہوتی اور وہ ملکی اور بین الاقوامی سیاست کی باریکیوں کو خوب سمجھتے ہیں۔

## اردن اور متحدہ عرب جمہوریہ کے درمیان کشیدگی میں اضافہ

دونوں ملکوں نے سرحدوں پر فوجیں جمع کر دیں

بیروت ۲۲ ستمبر۔ یہاں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ اردن اور متحدہ عرب جمہوریہ کے درمیان کشیدگی نے مزید شدت اختیار کر لی ہے۔ اور دونوں ملکوں نے سرحد کے کنارے فوجوں کے علاوہ ٹینک اور توپیں بھی کھڑی کر دی ہیں۔

شامی حکام نے سرحد کے تمام راستے بند کر دیئے ہیں۔ دمشق اور عمان کے درمیان صرف بڑی سڑک دن کو کھلی رہتی ہے دونوں ملکوں کے درمیان ریڈیو اور اخبارات کی جنگ نے بھی زیادہ شدت اختیار کر لی ہے۔ شام اور اردن کی فوجیں اگرچہ ایک دوسرے کی طرف بندوقیں تانے کھڑی ہیں تاہم ماہروں کے خیال میں ان دونوں عرب ملکوں کے درمیان پوری جنگ شروع ہونے کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔

## درخواست دعا

۱۔ میرے خالو جان قریشی عبدالحمید صاحب تقریباً پندرہ دن سے بیمار ہیں اور ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق بہت زیادہ خون ناک کے ذریعے بہہ چکا ہے جس کی وجہ سے کمزوری حد سے زیادہ ہے احباب جماعت و صحابہ کرام اور درویشان قادیان سے التجا ہے کہ وہ درد دل سے آپ کی مکمل شفایابی کے لئے دعا فرماویں۔

(محمد حمید قریشی احمد نگر)

۲۔ خاکسار کی والدہ محترمہ لمبے عرصہ سے بیمار ہیں اور آج کل راولپنڈی میں ہسپتال میں داخل ہیں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں صحابہ کرام و دیگر بزرگان سلسلہ سے ان کی کامل صحت یابی و درازیٔ عمر کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(ملک منور احمد جاوید قائد مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ)